

قاعده

U/50  
50

اردو دانی

عابد علی خان ایجوکیشنل ٹرسٹ  
حیدرآباد

THE SIASAT DAILY

J.N.ROAD - HYDERABAD - 500 001

مرتبہ

ڈان ایجوکیشن سوسائٹی

Dawn Primer

# SAMAR URDU

## PART II



*Published By :*

**SAMAR PUBLICATIONS**

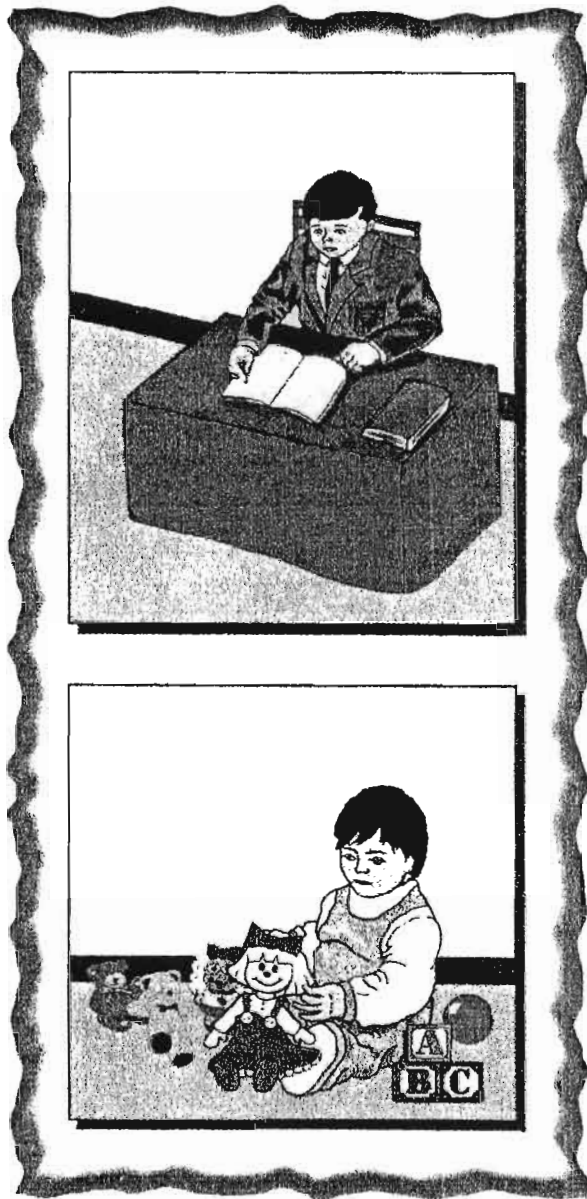
274-B, ALMURTAZA APPTT.OKHLA

NEW DELHI-1100025

Ph.:9911383826

**PRICE 30/-**

## میں کون ہوں؟



میرا نام امان ہے۔

میں ایک لڑکا ہوں۔

میں ایک اچھا بچہ ہوں۔

میں اردو قاعدہ پڑھتا ہوں۔

یہ میری بہن ہے۔

اس کا نام عینی ہے۔

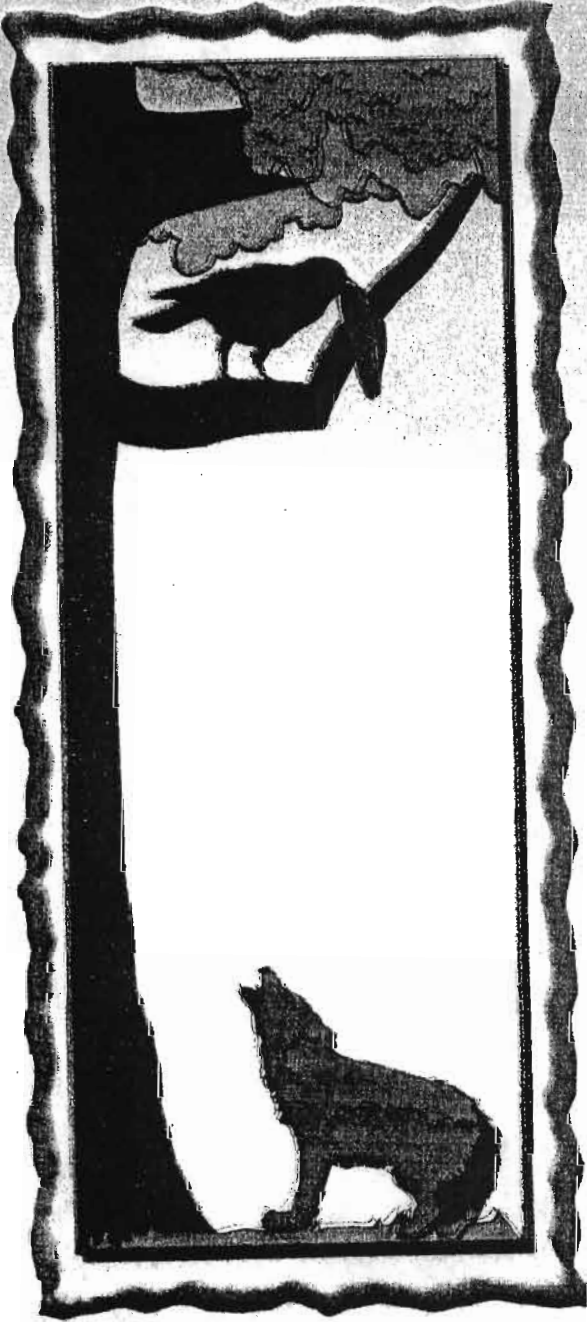
عینی کیا کر رہی ہے۔

عینی گڑیا سے کھیل رہی ہے۔

عینی کے پاس کھلونے ہیں۔

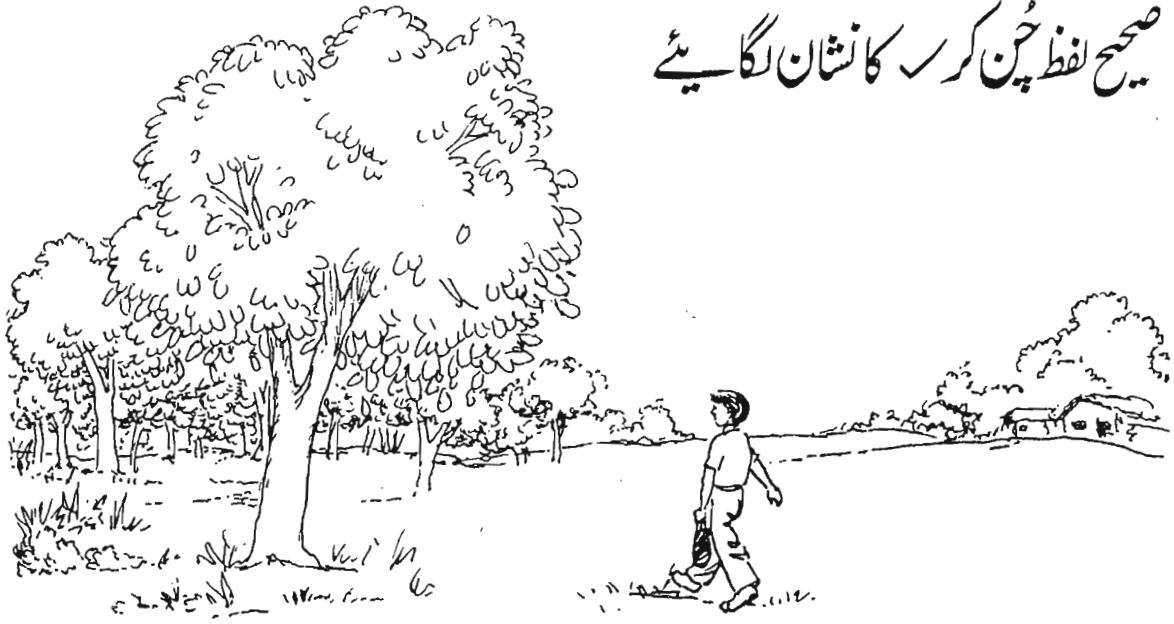
کھلونے نانا لا کر دیتے ہیں۔

## کہانی



ایک تھا کو ایک تھی لومڑی۔  
 کوئے کو گوشت کا ایک ٹکڑا ملا۔  
 لومڑی دیکھ کر لپائی۔  
 کو ادرخت پر تھا۔  
 لومڑی نیچے تھی۔  
 لومڑی نے اسے نیچے بلایا۔  
 کو اچالاک تھا نہیں آیا۔  
 لومڑی کوئے کی تعریف کرنے لگی۔  
 کوئے نے خوشی سے منہ کھولا۔  
 گوشت کا ٹکڑا اس کے منہ سے گر گیا۔  
 لومڑی نے خوشی خوشی گوشت کھا لیا۔  
 کو ا منہ دیکھتا رہ گیا۔

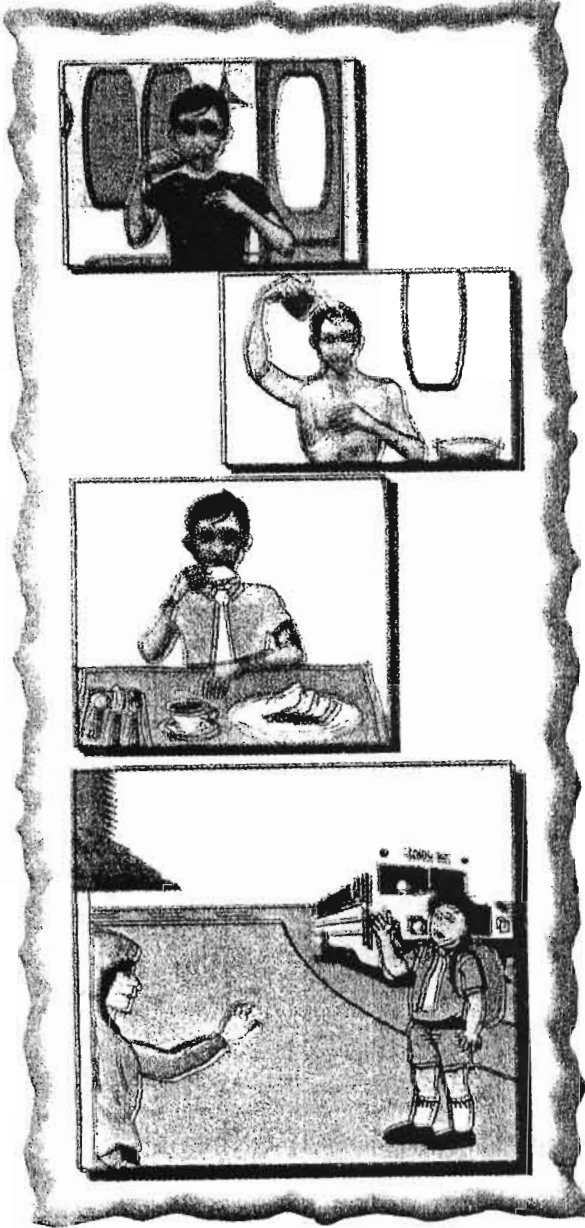
## صحیح لفظ چن کر نشان لگائیے



یاور کو آم بہت پسند (ہیں، ہے)۔ وہ آم کے ایک باغ میں (گئے، گیا) وہاں  
آم کے بہت سے (درخت، درختوں) تھے۔ وہ آم کے ایک درخت  
پر چڑھ گیا۔ اور اس نے بہت سے (آم، آموں) توڑے اور ایک تھیلے  
میں ڈال کر گھر لایا۔ گھر میں اس کی امی بہن اور بھائی سب کو آم بہت  
(پسند، ناپسند) آئے۔ آم بہت ہی میٹھے تھے۔ سب نے یاور سے  
پوچھا ”تم یہ آم کہاں سے (لائے، لائیں) ہو۔ یہ تو بہت مزے دار ہیں۔“  
یاور یہ کہہ کر ”اچھا میں اور آم لاتا ہوں“ دوبارہ آم کے (کھیت،  
باغ) میں چلا گیا۔



# صفائی



میں صبح سویرے اٹھتا ہوں۔

دانت صاف کرتا ہوں۔

منہ ہاتھ دھوتا ہوں۔

پھر غسل کرتا ہوں۔

میں ناشتہ کرتا ہوں۔

کپڑے بدلتا ہوں۔

بستہ ٹھیک کرتا ہوں۔

امی لچ بکس دیتی ہیں۔

جوتے پہنتا ہوں۔

میری بس آتی ہے۔

میں اسکول جاتا ہوں۔

ایچی باتوں پر س کا نشان اور بُری باتوں پر x کا نشان لگائیے

- ہم کو ڈاکٹر پر پھینکا چاہیے۔ ]  
 ہم کو صبح جلد ہی اٹھنا چاہیے۔ ]  
 ہم کو روزِ دُعا صاف نہیں کرنے چاہئیں۔ ]  
 ہم کو گھر میں خوب شو کرنا چاہیے۔ ]  
 ہم کو پتہ نہیں بولنا چاہیے۔ ]  
 ہم کو روزِ نہانا چاہیے۔ ]  
 ہم کو اپنا کام خود نہیں کرنا چاہیے۔ ]  
 ہم کو روزِ اسکول جانا چاہیے۔ ]  
 ہم کو مرگ پر بھل کر چلنا چاہیے۔ ]  
 ہمیں اپنی غذا نہیں کھانا چاہیے۔ ]

خاورِ افلاک اور املا کے لیے تیار کیجئے۔ تصویر میں رنگ بھرئیے۔



بچوں کو باغ میں کھینے میں بہت مزہ آتا ہے۔ گرمیوں میں  
 صبح یا شام باغ میں دوڑنا صحت کے لیے بہت اچھا ہے۔ صبح  
 سویرے باغ کی تازہ ہوا میں ٹہلنا اور ورزش کرنا دماغ کو تازہ  
 اور جسم کو پھرتلا بناتا ہے۔ ہر شہر میں لوگوں کی تفریح کے لئے  
 حکومت باغات بناتی ہے۔ آپ چند باغوں کے نام لکھیے۔

## پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجئے

آج صبح بارش ہو رہی تھی، سب لوگ گھروں میں تھے اور باغ بالکل خالی  
تھا۔ تھوڑی دیر بعد سورج نکل آیا اور بچے باغ میں آنے لگے۔ اب سب  
بچے باغ میں کھیل رہے ہیں۔  
کیا آج صبح بارش ہو رہی تھی؟

---

کیا بارش کے وقت بچے باغ میں تھے؟

---

جب سورج نکل آیا تو بچے کہاں تھے؟

---

سلیم ناز کے ساتھ باغ میں تھا۔ اسے بھوک لگی تو وہ گھر آگیا اور سیدھا  
باورچی خانے میں گیا پھر دودھ کا گلاس پینے لگا۔  
سلیم ناز کے ساتھ کہاں تھا؟

---

سلیم گھر کیوں آگیا؟

---



## ٹھٹھئی کا دن

کل اسکول کی ٹھٹھئی تھی۔

نادر صبح آٹھ بجے سو کر اٹھا۔

اس نے منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کیا اور نوبے اپنا کمرہ صاف کیا۔

دس بجے وہ ایک باغ کی سیر کو گیا۔

باغ میں اس کو کچھ دوست مل گئے۔

سب نے مل کر آٹس کریم کھائی۔

نادر ایک بجے گھر واپس آ گیا۔

اس نے تھوڑی دیر بعد دوپہر کا کھانا کھایا۔ پھر اپنے آبا کے ساتھ نماز کو چلا گیا۔

ساڑھے چار بجے اس نے چائے پی اور اسکول کا کام ختم کیا۔

ساڑھے پانچ بجے وہ کھیلنے باہر چلا گیا۔

شام کو اس نے ٹی وی دیکھا اور رات کا کھانا کھانے کے بعد نوبے سو گیا۔

آپ ٹھٹھئی کے دن کیا کرتے ہیں؟ چند جملے لکھیے۔

## FAIR VERSIONS OF COMPOSITION PASSAGES

I

ایک آدمی کے دو بیٹے تھے۔ ایک دن ایک بیٹے نے اپنے والد سے کہا ” ابا جان اپنی دولت میں سے میرا حصہ مجھے دیجئے۔“ اس کے والد نے اسے اس کا حصہ دے دیا۔ اس کے بعد وہ کسی دور ملک میں چلا گیا۔ اس ملک میں اس نے اپنے والد کے سب پیسے اڑا دیئے اور جلدی ہی غریب ہو گیا۔ اس وقت وہ اس ملک کے کسی باشندے کے مکان میں رہتا تھا۔ وہ اس آدمی کے کھیتوں میں کام کرنے لگا کیونکہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے سوچا، میں اپنے ملک لوٹ جاؤں اور اپنے والد کے پاس جا کر یہ بتا دوں کہ میں نے کیسا گناہ کیا ہے۔ اور وہ اپنے ملک لوٹ آیا۔ دور ہی سے اس کے والد نے اسے دیکھا اور بہت خوش ہوا۔ وہ بہت دنوں سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ نوکروں نے اسے نئے کپڑے پہننے کے لئے دئے اور ایک موٹا بچھڑا ذبح کیا گیا۔ لیکن اس کا بھائی بہت بگڑا۔ اس نے کہا ” یہ کیا ہو رہا ہے؟“ اس کے والد نے جواب دیا تمہارا بھائی ابھی ابھی لوٹا ہے، تمہیں خوش ہونا چاہئے۔

# انعام

پرانے زمانے میں ایک گاؤں میں ایک سڑک تھی۔

سڑک کے بیچ میں

بڑا پتھر تھا۔

لوگ سڑک پر سے گزرتے۔

لوگوں کو ٹھوکر لگتی۔ تکلیف ہوتی۔

مگر پتھر کوئی نہ اٹھاتا۔

دوسروں کی تکلیف کا خیال کسی کو نہ آتا۔

ایک دن ایک غریب مگر

نیک آدمی وہاں سے گذرا۔

پتھر کو دیکھا۔

سوچا، پتھر بیچ راستے میں ہے۔

چلنے والوں کو تکلیف ہوگی۔

زور دے کر پتھر کو ایک طرف کر دیا



تاکہ دوسرے کو ٹھوکر نہ لگے۔  
اُسے پتھر کے نیچے ایک  
سونے کی پلیٹ ملی۔  
اُس پر لکھا تھا — ”پتھر ہٹانے والے کے لیے  
انعام۔“  
اس نے انعام لیا اور خوشی خوشی گھر چلا گیا۔





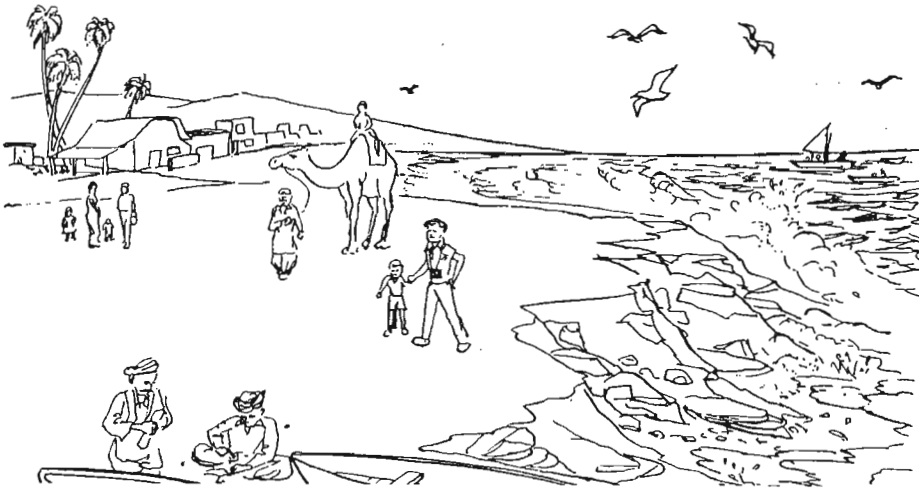
آج انور کی ساگرہ ہے۔ وہ پانچ سال کا ہو گیا ہے۔ اس نے آج اپنے دوستوں کو دعوت پر بلایا ہے۔ نئے کپڑے پہنے ہیں۔ اس کی امی نے گھر کو غباروں سے سجایا ہے۔ اس کے امی، ابو اور تمام دوستوں نے اسے اچھے اچھے تحفے دیئے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں کے لیے طرح طرح کی مٹھائیاں اور کاغذ کی رنگ برنگی ٹوپیاں لایا ہے۔ آج انور بہت خوش ہے وہ اپنے دوستوں کو مزے دار چیزیں کھلائے گا اور پھر ان کے ساتھ خوب کھیلے گا۔

غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جوابات دیجیئے

سمندر

سمندر کے آس پاس رہنے والے لوگ اکثر ساحل کی سیر کو جاتے ہیں۔ بچھٹی کے دن سمندر کے کنارے بہت رونق ہوتی ہے بچے اور بڑے سب اونٹ اور گھوڑے کی سواری کا خوب لطف اٹھاتے ہیں مچھیرے بڑے بڑے جال سمندر میں ڈال کر رنگ برنگی مچھلیاں پکڑتے نظر آتے ہیں۔ ان کی کشتیاں بھی خاص قسم کی ہوتی ہیں۔ اکثر بچوں کو کشتی میں بیٹھ کر سمندر کی سیر کرنے میں بہت لطف آتا ہے۔

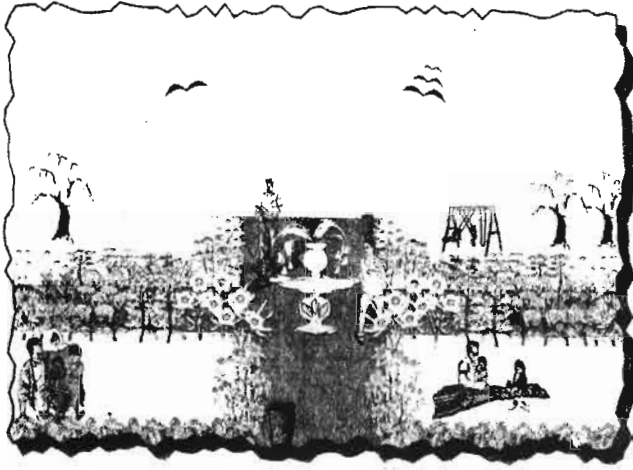
رنگ بھرے



## گاؤں



یہ ایک گاؤں کی تصویر ہے۔ اس میں ایک گھر ہے جو شہر کے گھروں سے مختلف ہے۔ گاؤں کے گھر کچے اور شہر کے گھر پکے ہوتے ہیں جو سیمنٹ اور اینٹوں سے بنائے جاتے ہیں۔ شہر کی زندگی مصروف اور تھکا دینے والی ہوتی ہے۔ گاؤں کی زندگی پرسکون اور خاموش ہوتی ہے۔ اس تصویر میں بٹی، بطنیں، مرغیاں، چوزے اور گائے بھی نظر آرہی ہے۔ گاؤں کے لوگ جانور پالتے ہیں اور تازہ ہوا کے ساتھ ساتھ انہیں خالص دودھ، انڈے، مکھن، دہی، تازہ سبزیاں اور پھل وغیرہ بھی ملتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ جسمانی کام زیادہ کرنے کی وجہ سے یہ لوگ تندرست رہتے ہیں۔



## باغ کی سیر

باغ میں درخت اور پھول کتنے اچھے لگتے ہیں۔ ہری ہری گھاس پر بیٹھ کر باتیں کرنے میں بڑا مزا آتا ہے۔ لیکن باغ میں جانے کے بعد کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ باغ کا کوئی پھول نہ توڑیں۔ باغ میں کچرا نہ پھیلائیں۔ ادھر ادھر کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ڈالیں۔ باغ میں جگہ جگہ کوڑے دان ہوتے ہیں۔ اپنی بیکار چیزیں کوڑے دان میں ڈالیں۔ اچھے بچے اچھی اچھی باتیں بھی کرتے ہیں اور اچھے اچھے کام بھی کرتے ہیں۔



# بندر اور ٹوپی



ایک روز ایک ٹوپی والا ٹوپیاں بیچنے کے لئے جنگل سے ہو کر گاؤں جا رہا تھا۔ وہ چلتے چلتے رُک گیا۔ اُس نے ٹوپیوں سے بھرا اپنا صندوق ایک پیڑ کے نیچے رکھا اور وہاں بیٹھ کر آرام کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اُسے نیند آ گئی۔

جب ٹوپی والے کی نیند کھلی تو وہ حیرت میں پڑ گیا۔ اُس کا صندوق کھلا پڑا تھا اور اُس کی ساری ٹوپیاں غائب تھیں۔ اتنے میں اُسے بندروں کی آواز سنائی دی۔ اُس نے اوپر دیکھا، تو اُسے پیڑ پر بہت سارے بندر دکھائی دیئے۔ ان بندروں نے اُس کی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں۔

ٹوپی والا غصہ میں بڑبڑانے لگا اور اس نے پتھر اٹھا کر بندروں کو مارنا شروع کر دیا۔ اُس کی دیکھا دیکھی بندروں نے بھی پیڑ سے پھل توڑ کر ٹوپی والے کے مارنا شروع کر دیئے۔ اب ٹوپی والا سوچ میں پڑ گیا۔ کچھ ہی دیر میں اُس کی سمجھ میں بات آ گئی کہ وہ کس طرح بندروں سے اپنی ٹوپیاں واپس لے سکتا ہے۔

ٹوپی والے نے اپنے سر سے ٹوپی اتاری اور زمین پر پھینک دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے بندروں نے بھی اپنے سروں سے ٹوپیاں اتار کر زمین پر پھینکنی شروع کر دیں۔

ٹوپی والے نے ساری ٹوپیاں جمع کر کے صندوق میں رکھیں اور خوشی خوشی وہاں سے چل دیا۔



(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے۔

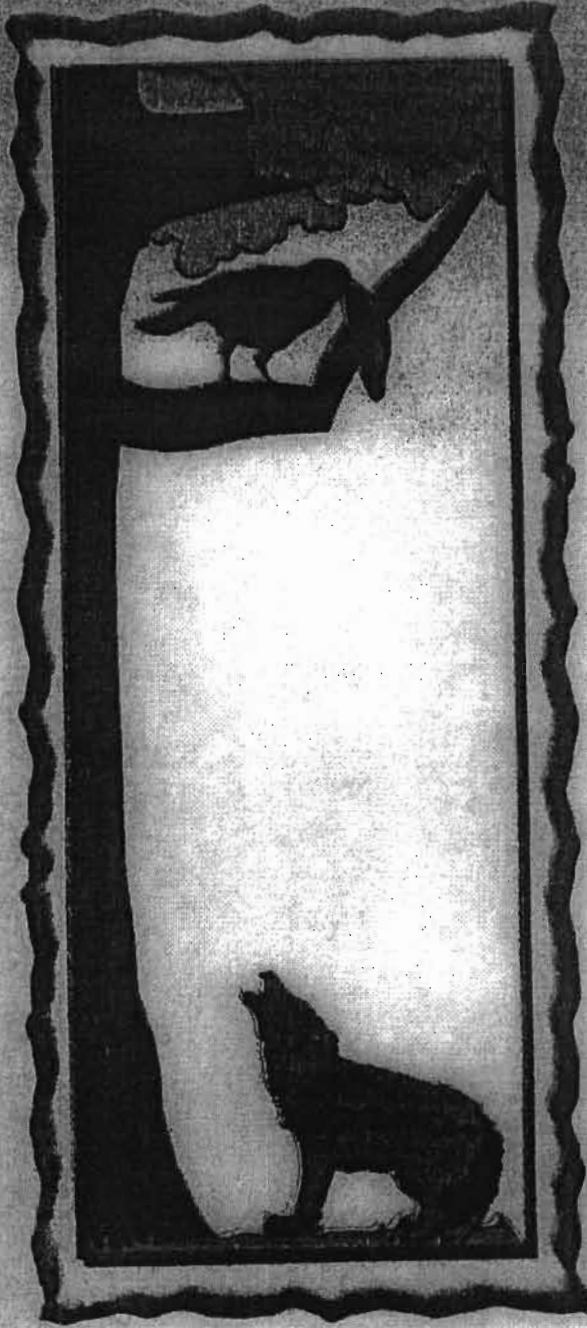
۱۔ ٹوپی والا ٹوپیاں لیکر کہاں جا رہا تھا؟

جواب :

۲۔ اُس نے ٹوپوں سے بھرا صندوق کہاں رکھا تھا؟

جواب :

## کہانی



ایک تھا کو ایک تھی لومڑی۔  
 کوئے کو گوشت کا ایک ٹکڑا ملا۔  
 لومڑی دیکھ کر لپجائی۔  
 کوہ درخت پر تھا۔  
 لومڑی نیچے تھی۔  
 لومڑی نے اسے نیچے بلایا۔  
 کوہ چالاک تھا نہیں آیا۔  
 لومڑی کوئے کی تعریف کرنے لگی۔  
 کوئے نے خوشی سے منہ کھولا۔  
 گوشت کا ٹکڑا اس کے منہ سے گر گیا۔  
 لومڑی نے خوشی خوشی گوشت کھا لیا۔  
 کوہ منہ دیکھتا رہ گیا۔